بسم اللہ الرحمن الرحیم
ن والقلم وما یسطرون ۱
آں ید بیضا کہ اعجازے بموسیٰ شد پذیر
ایں ید بیضا کہ در مثلش نباشد چوں نظیر
ید بیضا
ایم ایم شریف آرٹسٹ
پشاور
۱۹۶۰ء

ابتداء نام ذوالجلال سے ہے

جس کا اظہار خال خال سے ہے

جس کی تنویر سے جہاں روشن

رونقِ دہر جس جمال سے ہے

مظہر گیلانی

کتبہ: ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

کُن فیکون کے حکم ... ت احکم الحاکمین عجیب و غریب طریق سے خلق پیدا کرنے والا احسن الخالقین
خاص ربوبیت سے پرورش کرنیوالا رب العالمین اللہ جلّ شانہٗ کی تعریف و توصیف بندہ عاجز کیا لکھ سکتا
ہے کہ جسکی حمد و ثنا کیلئے لاکھوں سمندر سیاہی بن جائیں اور کائنات کے تمام ذرات قلمیں بن بن کر قیامت
تک لکھتے لکھتے تھک جائیں مگر اُس محسن مطلق کی تعریف کا عشرِ عشیر بھی نہیں لکھا جاسکتا۔ انتہائی تعریف
اُسکی یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں سجدہ ریز ہو کر سُبحان ربّیَ الاعلیٰ پڑھتا چلا جائے۔

رحمت کا طلبگار ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

انتساب

میرے نورِ نظر فرزندان جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے خاندانی علوم وفنون میں خاص ملکہ رکھتے ہیں مدت سے تقاضا کرتے چلے آرہے تھے کہ ابا جان آپ فنِ خطاطی پر ایک جامع اور مستند کتاب تحریر فرمائیں جو دنیا کے تقاضے کو پورا کرسکے اور میں انہیں اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہمیشہ یہی کہتا رہا، کہ میری عمر ساٹھ سال ہوچکی ہے بینائی کم ہے اعصاب کمزور ہیں ہاتھوں میں لغزش ہے اور ماسوائے اس کے پچاسوں قسم کی الجھنیں اور کام کہیں ڈیزائین کہیں ٹوپوگرافی کہیں مصوری و نقاشی کہیں بلاک سازی وغیرہ کی مصروفیات، تو ایسے حالات میں یہ اہم اور سنگین کام میرے بس کا نہیں میں سوائے عاجزی کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ چنانچہ میرے دل وجان سے عزیز بچے خاموش ہوکر رہ جاتے۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس سید البشر رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفسِ نفیس میرے دوکان پر تشریف لائے ہیں اور میں ان کیلئے دودھ بھری بالٹی میں میٹھا اور برف ہلا رہا ہوں اور حدِ نظر نور علیٰ نور ہو رہا ہے حضور کی زیارت اور قدم بوسی کیلئے دنیا اُمڈی چلی آرہی ہے۔

آنکھ کھلنے پر میں بہت بشاش تھا اور سوچتا رہا کہ اس مبارک خواب کی تعبیر کیا ہوسکتی ہے ذہن میں سمایا کہ اسلامی خطاطی پر ایک جدت طرز سے مزین اور جامع کتاب لکھوں، چنانچہ یہ تمام تر محنت جو میں نے آسانی سے زینتِ قرطاس کی ہے یہ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ لطف کا معجزہ ہے۔ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝

اسلئے میں یہ "ید بیضا" سردارِ دوجہاں حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سے منسوب کرکے دین ودنیا کی سعادت حاصل کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کا صدقہ مبتدیانِ خطاطی کو "ید بیضا" سے باکمال بنائے۔ آمین

شفاعت کا طلبگار:۔ ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کتبہ:- ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور
ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
ق ک گ ل لا م ن و ہ ھ ء ی ے
کرسی
نشست

کتبہ: ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

ا ف ب ج د ر س ش ص ط ع

ق ک لا ء ل م ن ھ و ہ ی ے

مشق کا طریقہ

کتبہ ایم ڈی شریف پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتبہ م۔ م شریف آرٹسٹ پشاور

ا ف ب ج ر د س ش ص ط ع

ق ک لا ل ء م ن ھ ہ و ہ ی ے

آ ب ت ح د ر س ش ص ط ع ف ق
کتبہ ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور
ک گ ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

ا ب ت ا ب ج د ر

یہ بُنیادی حُروف تختی پر لکھ لکھ کر خوب مشق کی جائے ۔ خوش نویسی کا تمام راز اِسی میں مضمر ہے

ا ب ت ا ب ج د ر

کتبہ: ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

کتبہ:- ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

ا ب ف ن ج ر د س ش ص ط ع

ق ک لا ل ء م ں ھ و ہ ہ ے ی

بخط معکوس (پریس میں پلیٹوں کی اصلاح کیلئے سیکھنا چاہیئے)

کتبہ: ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

خف حش حس

جا جب جس جر جد جص جط جع

کتبہ ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

جلا جلا حے

جق جک جک جل جم جن جھ جو جہ جی

طہ طا طب طح طس طف طر طد طص طط طع

طق طا طک طلہ طل طم طھ طہ طے طی طو

کتبہ ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ
پشاور

کتبہ:- ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

ہف ہا ہب ہن ہج ہد ہس ہر ہش ہص ہط ہع

ہق ہا ہک ہہ ہو ہل ہم ہن ہھ ہلا ہہ ہی ہے

ٹیلیفون نمبر ۲۶۵۱

The Daily

TARJUMAN-I-AFGHAN

Peshawar

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸۵

روزنامہ

ترجمان افغان
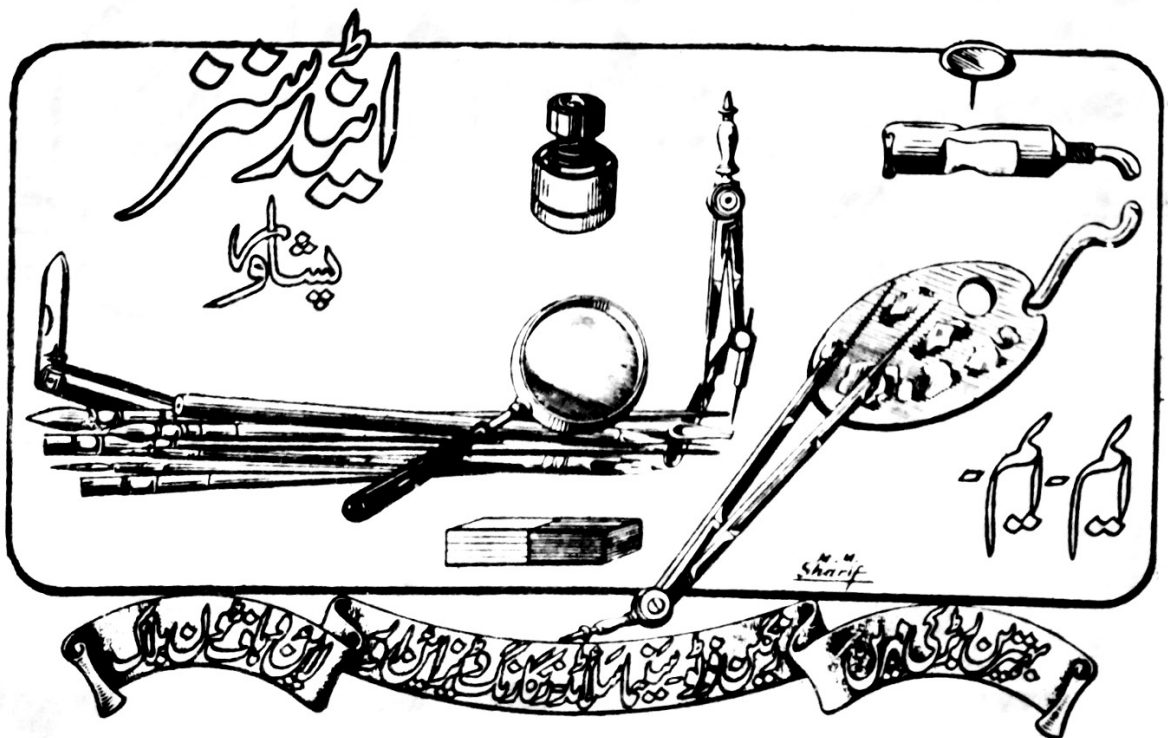
پشاور

شریف آرٹسٹ

ایڈیٹر احقر سرحدی

قیمت:-

جلد	پشاور	شمارہ

پیروں کے مزاروں پہ گزر تک نہ ہوئی

زاہد کی کبھی مجھ پہ نظر تک نہ ہوئی

جس دم میرے مولا نے نوازا مجھ کو

دونوں کے فرشتوں کو خبر تک نہ ہوئی

نتیجۂ فکر: صحرائی سانجری۔ کتابت: ایم۔ ایم۔ شریف آرٹسٹ پشاور

ما مہ مب مج مر مس مد مص مف مر مط مع مد

مشق اختراع

ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

مق مک مکہ مل مم من مھ مر مے می مو
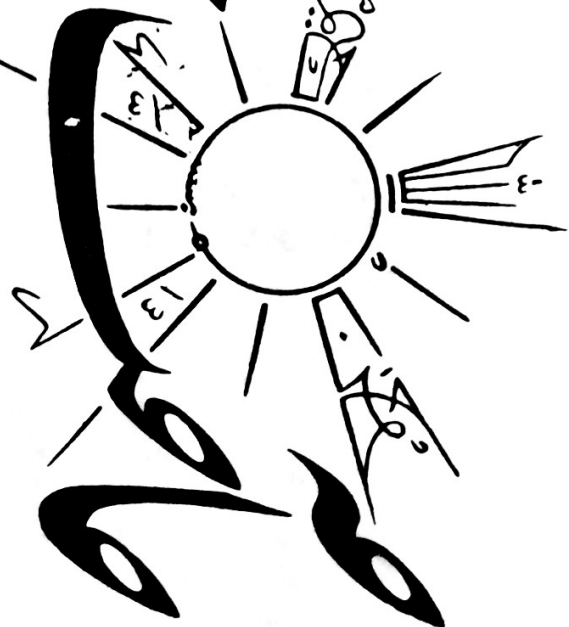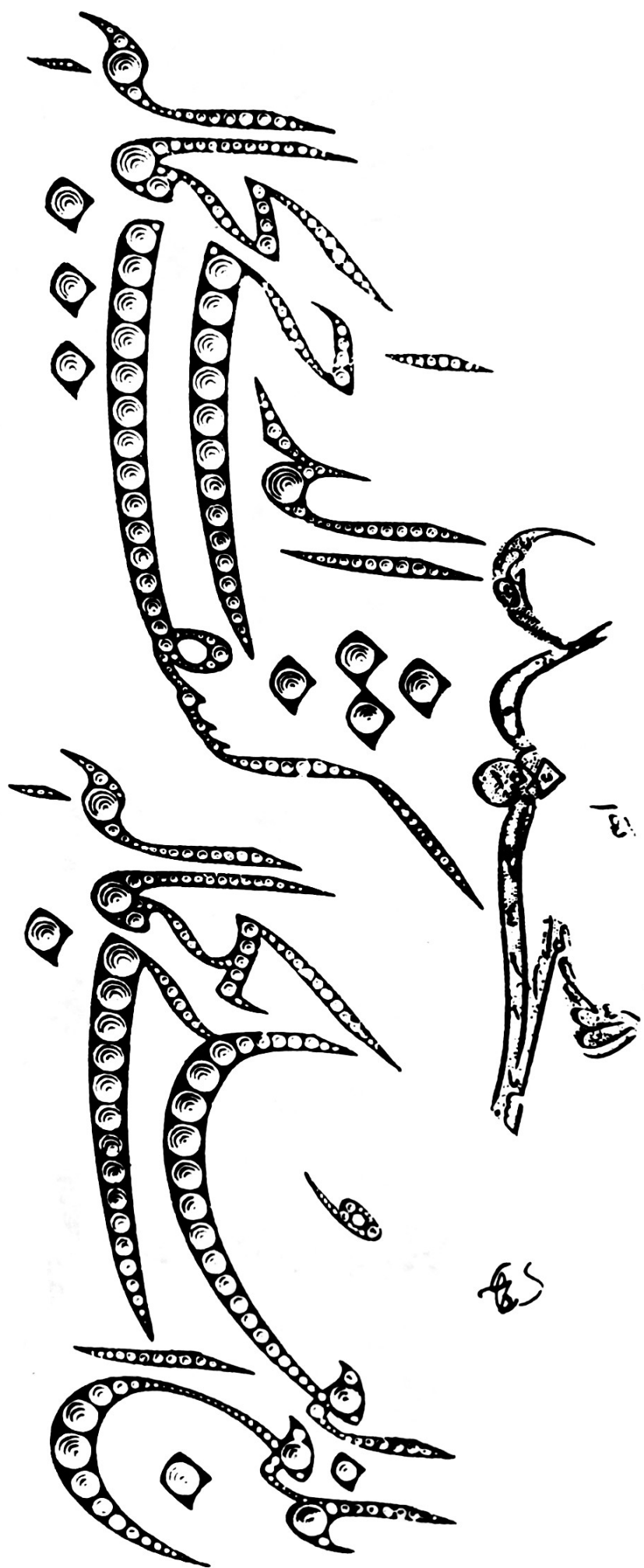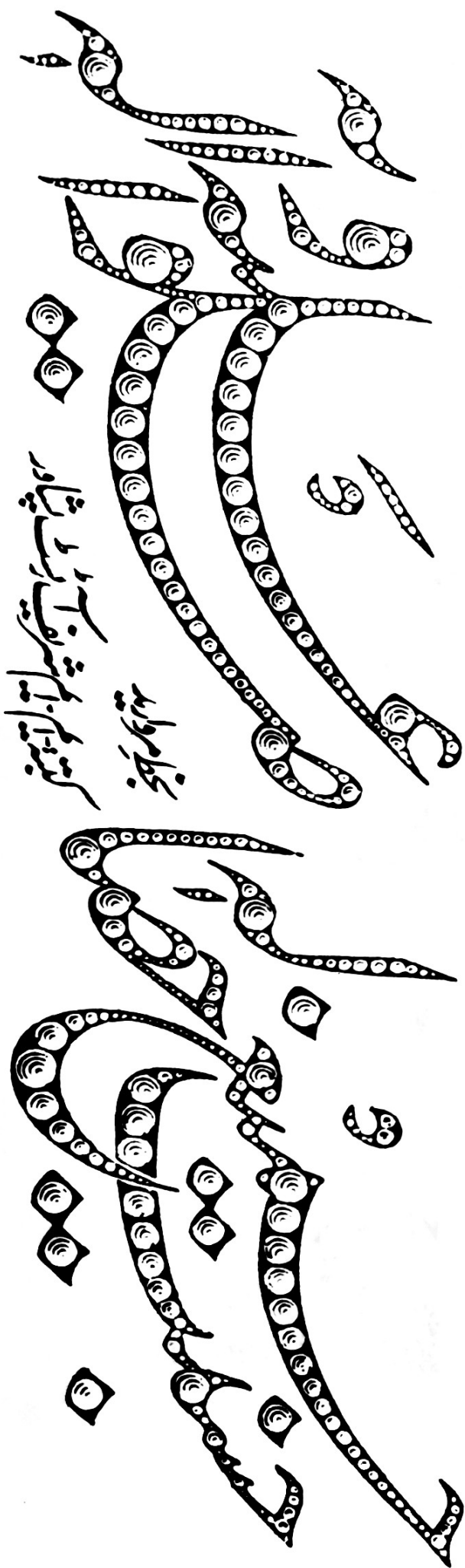
بخطِ افشاں
کتبہ ایم۔ایم شریف آرٹسٹ پشاور

بخط ماهی
کتبہ:- ایم۔ایم شریف آرٹسٹ پشاور

سبحان اللہ وبحمدہ
بخطِ سایۂ
کتبۂ ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

بخطِ فواکہات
کتبہ:- ایم - ایم شریف آرٹسٹ پشاور

مکتبہ
ایم۔ایم شریف آرٹ
پشاور

کتبہ
ایم۔ایم شریف آرٹسٹ
پشاور

معراج شریف
حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم
کتبہ
ایم اے شریف

والنجم اذا ھوی
11
بخطِ انجم
کتبہ ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

محمد رسول اللہ
بخط گلزار
کیتہ ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

کتبہ
ایم۔ایم شریف آرٹسٹ
پشاور

کتبہ
ایم۔ایم شریف آرٹسٹ
پشاور

بخطِ عُمار

کتبہ امام شریف آرٹ ٹرسٹ پشاور

الله
کتبہ ایم۔ ایم شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللّٰہ
لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ و لا
نوم لہ ما فی السموت و ما فی الارض من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم و ما خلفھم و لا
یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموت
و الارض و لا یؤدہ حفظھما و ھو العلی العظیم
(ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور)

محمد ص
بہ اہتمام شریف آرٹ پشاور

ایم ایم شریف آرٹسٹ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا

اللہ محمد

رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ طبع کتاب مستطاب

"یدِ بیضا"

تصنیفِ لطیف "خطاطِ اعظم" ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

حُسنِ رعنائی کی یہ نادر کتاب لاجواب
ضو فشاں چرخِ صحافت پر ہے مثلِ آفتاب

بائے بسم اللہ سے تا میمِ رحمٰن الرحیم
حرف حرف اس کا ہے گویا مظہرِ حُسنِ قدیم

کیوں نہ ہو دل اس کے اندازِ نگارش پر نثار
یہ مرقعِ فنِ خطاطی کا ہے اک شاہکار

خطِ ماہی، خطِ مروارید، یا گلزار ہے
جنبشِ دست و قلم سے مطلعِ انوار ہے

جلوہ گاہِ طورِ سینا ہے "یدِ بیضا" یہ ہے
امتزاجِ دیدزیبِ صورت و معنی یہ ہے

از سرِ الحمدللہ سالِ طبعش را بخوان
طورِ معنیٔ، حُسنِ خطاطی، "یدِ بیضا" بخوان

۰ ۶ ۹ ۱ ۶

نتیجۂ فکر:۔ کوکب تبریزی پشاور

ثقافت کو قومی زندگی کا محض نکھرا روپ ہی نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ بمنزلہ روح ہے، اِس لئے قومیں اپنی ثقافت ہی کی عمر سے زندہ رہتی ہیں، سلطنتیں مِٹ سکتی ہیں لیکن تاج محل ستان اور اجنتا کے غاروں کو فنا نہیں، اِس لئے کسی قوم میں ایسے صاحبِ کمال فن کار کا پیدا ہونا خوش بختی کی دلیل ہے جو اپنے دل و دماغ کی کاوشوں سے آنے والی نسلوں کے لئے وہ اَن مِٹ نقوش چھوڑ جائے جو نہ صرف اُسے بلکہ اُس فن اور اُس قوم کی ثقافت کو بھی زندۂ جاوید بنا دے۔ میرے نزدیک ایم۔ ایم شریف صاحب پاکستان کے ایسے ہی مایۂ ناز اور منفرد فن کار ہیں جنہیں قدرت نے نہ صرف بے پناہ اور ہمہ نوع تخلیقی قوتوں سے نوازا ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ ایسا مخلص و حساس قلب بھی دیا ہے، جسے اپنے فن سے عشق ہے، بے پناہ عشق — جنون کی حد تک عشق — دُنیا و مافیہا سے بے نیاز، گذشتہ نصف صدی میں ہر لحہ و ... وہ خوشنویسی، نقاشی اور مصوری کے فنِ لطیف کو ترقی دینے میں کوشاں رہے ہیں اور اُن کے نگارشات دُنیا کی بڑی سے بڑی ہستیوں تک پہنچ کر دادِ تحسین اور انعامات حاصل کر چکی ہیں۔

زیرِ نظر مرقّع "یدِ بیضا" اُن کے کمالات کا وہ شاہکار ہے جس پر خود فن کار کو ناز ہے اور جسے وہ ماحصلِ عمرِ عزیز اور بقائے دوام کا سامان سمجھ کر دُنیا بھر کے قدردانانِ فن کے حضور پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہا ہے — آرٹ کی تعریف لفظوں میں اِس لئے سمو نہیں سکتی کہ ہر زاوِیۂ فن دیکھنے والے پر عالمِ تحیّر طاری کر کے اُسے مہر بلب کر دیا کرتا ہے — "یدِ بیضا" بھی ایک ایسی ہی منہ بولتی تصویر ہے، جو اپنی داستان خود کہے تو کہے، کوئی اُس کی تعریف کرنے گا بھی تو کیا؟ — خوشنویسی، نقاشی اور مصوری کے رموزِ لطیف کو جاننے والے کتب کے نوکِ پلک کی ایک ہی جھلک دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج تک اِس طرح کے جتنے بھی مرقّعات دُنیا بھر میں شائع ہوئے ہیں "یدِ بیضا" اُن سب پر بھاری اور برتر ہے — خطاطِ اعظم ایم۔ ایم شریف نے نہ صرف مروّجہ طرزِ نگارش (خطِ نستعلیق، خطِ نسخ، خطِ کوفی، خطِ طغرا، خطِ ماہی، خطِ گلزار، خطِ غبار، خطِ اشکال، خطِ مروارید، خطِ منقش، خطِ صنعت، خطِ ابری، خطِ انجم، خطِ زواکیہ) میں زورِ قلم دکھایا ہے بلکہ اِس فن کے ایسے ایسے نکات بھی سُجھائے ہیں، جو مُبتدیوں ہی کے لئے نہیں بلکہ اُستادانِ فن تک کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ایک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی کو لیجئے تو فن کار نے تقریباً اسّی مختلف صورتوں میں اسے نبھایا ہے اور ایسا خوب نبھایا ہے کہ خود اِس کلمۂ شریف کے حروف سے ہی مختلف اشکال اور تصویریں صفحۂ قرطاس پر یُوں اُبھرتی چلی گئی ہیں، کہ جن کی نظیر دُنیا جہاں کے فن کار پیش کرنے سے قاصر ہیں — اِس صورت میں کون کافر ہے، جو "یدِ بیضا" کو بڑھ کر چوم نہ لے اور سر آنکھوں پر جگہ نہ دے۔

خطاطی اور نقاشی کو اسلامی فنونِ لطیفہ کے ہر دور میں امتیازی مقام حاصل رہا ہے۔ چنانچہ اِس مرقّع کی افادیت بھی اظہر من الشمس ہے۔ نئے دَور میں ثقافتی احیاء کی کوشش فن کار کی حوصلہ افزائی کا باعث ہیں، ایسے وقت میں "یدِ بیضا" کا ظہور یقیناً پاکستانی فنونِ لطیفہ میں ایک روشن مینار ثابت ہوگا۔ اور انشاء اللہ قوم کا ہر طبقہ بڑھ چڑھ کر ایم۔ ایم شریف صاحب کی قدر افزائی کرے گا۔

۱۴-۱ اگست سنہ ۱۹۶۰ء

(پروفیسر) محمد شفیع صابر (ایم۔ اے)

اِختراعات

چند دن ہوئے کہ میرے محترم عزیز دوست ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور میرے مکان پر تشریف فرما ہوئے۔ اور اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں ایک کتاب "یدِ بیضا" جو خوشنویسی کا جامع مجموعہ ہے چھپوانا چاہتا ہوں۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ کا ارادہ نہایت احسن ہے اور امید ہے کہ آپ اپنے ارادوں کی تکمیل نہایت خوش اسلوبی سے فرمائیں گے۔ اسکے بعد انہوں نے اپنے لکھے ہوئے کتابت کے چارٹ مجھے دکھانے شروع کئے جو تقریباً ۸۰ صفحات پر مشتمل تھے جس پر انہوں نے اپنے قلم سے موتیوں کا سمندر بہا دیا ہوا تھا۔ آرٹسٹ موصوف نے وہ وہ ایجادات اور اختراعات پیدا کئے ہوئے تھے کہ عقل دنگ ہے کہ آیا اتنا پیارا اور خوبصورت بھی لکھا جا سکتا ہے میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب میں نے "بسم اللہ شریف" کو مختلف مصورانہ صورتوں میں زینت قرطاس دیکھا کہ تراز و بنا ہوا ہے چراغ جل رہا ہے اور ہاتھ میں دستار ہے آنکھ ہے گلدستہ ہے کار ہے وارد کا مضمون تھا۔ واقعی آپ نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کر کے اور دماغی کوفت کے بعد ان طرزوں کو غایت خوبی سے نبھایا ہے کہ ایک ایک نقطہ چومنے کے قابل ہے میں اپنے جذبات اور تاثرات کو تحریر میں لانے کیلئے مناسب الفاظ کی کمی پاتا ہوں کہ صحیح تعریف لکھ سکوں کہ جسطرح میرے محترم دوست نے حروف کو پھلوں، ابری، موتیوں، ستاروں، مچھلیوں اور اوزاروں میں ظاہر کیا ہے۔ قابل صد تحسین ہے۔

میں ایک ایک تختی دیکھتا چلا گیا اور حیرانی کی حد ہوتی چلی گئی۔ میرا خیال ہے کہ ایسا بے نظیر کام نہ کسی نے آج تک کیا ہے اور نہ ہی کوئی کر سکے گا۔ اور اگر کسی کو یہ ہمت ہوئی بھی تو وہ بہت کچھ اسی "یدِ بیضا" سے افادہ حاصل کرے گا۔

میری نظر میں اہلِ فن اور اہلِ علم حضرات "یدِ بیضا" کو دیکھ کر عش عش کر اٹھیں گے اور اس فنِ لطیف کو دیکھ دیکھ کر جھوم جھوم جائیں گے جناب ایم ایم شریف آرٹسٹ نے اپنے کمالِ فن کا وہ مظاہرہ کیا ہے کہ قیامت تک ان کا سکّہ جاری و ساری رہے گا۔

راقم الحروف نور الٰہی صدیقی خوشنویس محبوب رقم گوجرانوالہ ۲۰/۱۰/۶۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ حقیقت
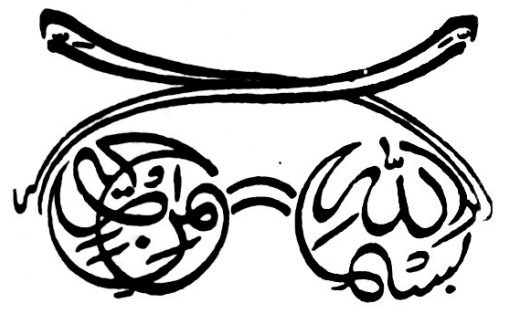
قطعۂ تاریخِ طبع "یدِ بیضا" خطاطِ اعظم ایم ایم شریف صاحب پشاور

جگر ایم ایم شریف آں یارِ دیرینہ نکو خصلت
بخطاطی و عکاسی مثیلش نیست بے حجت

کہ صد محترم خطاطِ اعظم گفت در وصفش
ز من پرسی ازیں بالا بود در شان و در شوکت

قلم خوشخط خدا در دست او ہمچوں ودیعت کرد
کہ اعجازِ مسیحا بایدش گفتن بصد ندرت

خطِ گلزار و ہم ماہی غبار و نیز مروارید
خطِ انجم خطِ افشاں بابری ہم خطِ صنعت

منقش ہم خطِ اشعار و نستعلیق و ژولیدہ
جگر بہزاد و مانی گر ببیانید میکشند خفت

دگر در اختراع و در بدائع لاشریکِ فن
غرض کارِ چناں کرد کہ زو تو میز بد ہمت

بریں نازد چو پاکستاں بہر دعویٰ بجا باشد
"یدِ بیضا" یدِ بیضا نمودہ از یدِ قدرت

پئے سالش سرِ ہاتف ندا از آسماں آمد
۵ — ۵ — ۹ — ۱

جگر گفتہ "یدِ بیضا" بود شمسِ یدِ قدرت
۰ — ۶ — ۹ — ۱

سید جگر کاظمی
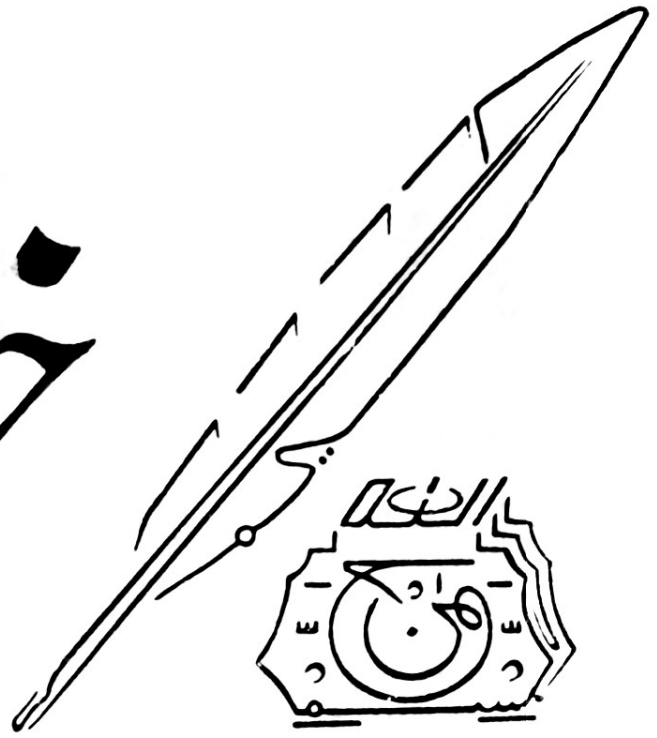
ویسے تو خطاطِ اعظم" ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور کے نادر نمونہ ہائے خطاطی کے دیکھنے کا متعدد بار موقع ملا ہے لیکن زیرِ نظر مجموعے کو دیکھ کر بیحد مسرور و شادمان ہوا۔ شریف صاحب نے اپنی خداداد قابلیت اور فنکاری کا جو عدیم المثال مجموعہ "ید بیضا" کے نام سے قوم کے سامنے پیش کیا ہے اس کیلئے وہ ساری قوم کے شکریئے کے مستحق ہیں۔ فنِ خوشنویسی سے ذرا بھی مس رکھنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ یہ "ید بیضا" کتنی محنت شاقہ اور سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد مرتب ہوا ہوگا۔

واقعی شریف صاحب نے لاجواب اور بے مثال خطاطی قوم کے سامنے پیش کی ہے۔ آپ نے ایک ایک موتی کو صدف سے نکال نکال کر اسے ایک لڑی میں اس خوبی سے پرویا ہے کہ اسکی تابندگی فنکار کیلئے قیامت تک قوم سے دادِ تحسین حاصل کرتی رہے گی۔

شاہانِ اسلام نے علوم و فنون کو ترقی دینے کیخاطر ہمیشہ اہلِ کمال فنکاروں کی حوصلہ افزائی شاہی اعزازات سے کی ہے۔

مجھے بھی اپنے صدرِ مملکت کی علمی بصیرت و قدر شناس طبیعت سے پوری توقع ہے کہ وہ ملک بھر کے واحد خطاطِ اعظم ایم۔ ایم شریف صاحب کی حوصلہ افزائی دیگر شاہانِ اسلام کیطرح اپنے خسروانہ توجہات سے ضرور فرمائیں گے۔

عبدالودود قریشی۔ مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور
مسجد مہابت خان ۷/۹/۶۰

اے ہمارے مُلک کے عالی وقار ایم شریف ★ تو نے زندہ کر دیا ہے علم کا فنِ لطیف
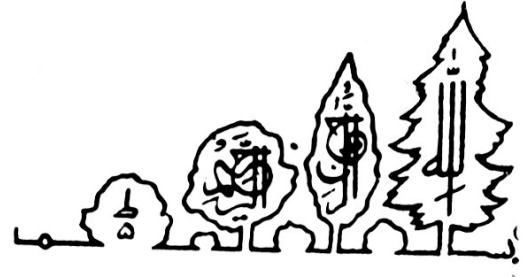
تیری اِس صنعت پہ نازاں علم کے ہیں پاسباں
تیرے تحفہ ہائے دل آویز سے خوش حکمراں
تیرے علم و فن سے شاداں پیر و کم سن نوجواں
منحصر اللہ پر تیرا رہا سود و زیاں

فن کی خدمت تو نے نصب العین سمجھا دہر میں ★ اور تو غواص نکلا اپنے فن کے بحر میں

رقص کرتے ہیں فرشتے اس تری تحریر پر
کون ہے عاشق نہ ہو مُنہ بولتی تصویر پر
حُوریں قُرباں ہو رہی ہیں نُور کی تنویر پر
ہاں تری تحریر شاہد ہے میری تقریر پر

دیکھو باغِ حسن میں کیا علم و فن کے پھول ہیں ★ لعل ہیں یاقوت ہیں اور کوڑیوں کے مول ہیں

جو روش لکھی ہے تو نے سب کو وہ محبوب ہے
اور بسم اللہ کا لکھنا نیا اسلوب ہے
عالم و فاضل ادیبوں کے لئے مرغوب ہے
ساری دُنیا کہہ رہی ہے خوب ہے بس خوب ہے

مانی و بہزاد کے دُنیا میں قصے رہ گئے ★ آپ کی تحریر کیا؟ گوہر کے دریا بہہ گئے

تو نے لکھے تحفے ایسے حکمرانوں کے لئے
یہ گہر سلطان رکھتے ہیں خزانوں کیلئے
بادشاہوں کے لئے اور مہمانوں کیلئے
اور لکھ اسے "ید بیضا" جوانوں کے لئے

تیرے لوحِ دل پہ اُترا علم و فن کا بھید ہے ★ درحقیقت دہر میں تو زندۂ جاوید ہے

تو نے مُوئے خامہ سے دُنیا کو روشن کر دیا
حرف کیا لکھے گئے حرفوں میں جادو بھر دیا
اے "ید بیضا" کے صاحب تو نے یہ کیا کر دیا
کیا نگینہ دل میں اسے خطاطِ اعظم جڑ دیا

نُور تو نے بھر دیا ہے ناز کی تصویر میں ★ خیرہ ہیں نظریں جہاں کی عالمِ تحریر میں

(نازؔ سیٹھی پشاور)

"یدِ بیضا"

ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور کے نوادرِ فن کا مُرقّع

ہو مبارک تجھ کو یہ تبلیغِ فن ایم ایم شریف
منبعِ حسن و تجمّل ہے "یدِ بیضا" ترا

ہر الف الحمد سے ہر با ہے بسم اللہ سے
صفحۂ قرطاس ہے آئینۂ طٰہٰ ترا

نون ہے ذوالنون سے اور سین ہے یٰسین سے
ہے عملِ اعجاز اس کا ہے قلم طوبیٰ ترا

مثلِ تارِ چنگ ہے نغمہ سرا ایک ایک خط
خامہ شکلِ حرف میں ہے زمزمہ پیرا ترا

آنکھ کے تِل میں سما جاتا ہے جیسے آسماں
اس طرح ہے خُلد در آغوش ہر نقطہ ترا

تاجدارِ دو جہاں کے نام سے ہے انتساب
کیوں نہ مقبولِ دو عالم ہو "یدِ بیضا" ترا

در حضورش گر قبول افتد زہے عز و شرف
در قیامت با ادب آئی "یدِ بیضا" بکف

اصغر حسین خان نظیر لودھیانوی اسسٹنٹ ایڈیٹر امروز لاہور
مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء
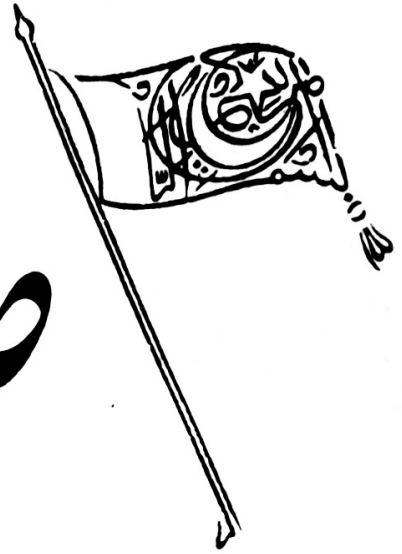
فضیلت مآب اعلیٰحضرت قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں جب مجھکو شرف باریابی بخشا
تو میں نے حضور کی خدمت اقدس میں ایک سپاسنامہ آل پاکستان خوشنویس یونین کیطرف سے پیش کیا اور ساتھ ہی ایک ۳×۲ فٹ سائز کا شیشہ
بخط معکوس منقش و ملمع کا رنگین قطعہ جس پر آپ کا اسم گرامی تحریر تھا نذر کیا۔ اعلیٰحضرت نے فن کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم آپ کے
فن خطاطی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس فن کی ہر ممکن حفاظت کیجائیگی۔

آج تیرہ سال کے بعد میری جانب سے فن خطاطی پر یہ جامع و مستند کتاب "ید بیضا" قوم و ملک کی خدمت میں پیش کیجارہی ہے
کہ اس سے ہمارے ملک کا بچہ بچہ خوشخطی کی دولت سے مالامال ہو اور خوشنویسی سیکھنے والوں اور فنکاروں کیلئے مشعل راہ بنے۔

میں چاہتا ہوں کہ جسطرح اعلیٰحضرت قائد اعظم نے فن خطاطی کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا اسی طرح آج اعلیٰحضرت فیلڈ مارشل حضور پُرنور
محمد ایوب خان صدر پاکستان کا منصب اور فرائض ایسے ہیں کہ وہ اس فن لطیف کی ممکن سے ممکن حفاظت کرکے ملک و قوم کی دعائیں لیں۔

ایم۔ ایم۔ شریف آرٹسٹ سرپرست خوشنویس یونین پشاور ریجن

سکۂ کمال

جناب ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ نے اپنے پچاس برس کے تجربات سے مستفاد ہو کر خطاطی اور خوشنویسی کے بہترین نمونوں کا مجموعہ مرتب کیا ہے اور بالخصوص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کئی مختلف دیدہ زیب شکلوں میں لکھ کر اپنے فن کا سکّہ دلوں پر جما دیا ہے اگر صاحب موصوف کی اس محنت شاقہ کو نہ سراہا جائے تو یہ انصاف سے چشم پوشی کا مترادف ہوگا۔ ان نمونوں کے دیکھنے سے مجھ پر گہرا اثر ہوا چنانچہ اپنے متاثر جذبات کو لئے ہوئے ذیل کے قطعات تقریظ پیش کرتا ہوں۔ فقط۔ ناصر

(۱)

اے خوش نویس کاتب و خطاط خوش خصال
مجموعۂ تو حاصل اقلام بے مثال
اے رستمان فن کتابت بہ خوش خطی
نام تو مشتہر شدہ روشن بہر کمال

(۲)

در دست خوش نویس تو [illegible] از قمر
[illegible] بود از [illegible] از ہمہ
از خوبی نگار [illegible] جذبات [illegible]
[illegible]

(۳)

از خوش خطی بر اوجِ مقامے رسیدۂ
ماہے شُدی بہ حُسن تمامے رسیدۂ
در فن بنامِ خود زدۂ سکّۂ کمال
از حُسنِ خط بہ شہرتِ عامے رسیدۂ

ملک ناصر علیخان۔ ناصر۔ غفرعنہ،

یدِ بیضا

پیش کش

ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

علاقہ پشاور کے مشہور خطاط اور فنِ کتابت کے جید اُستاد ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ نے فنِ خطاطی کی تعلیم و توسیع کیلئے ایک ایسا مجموعہ پیش کیا ہے جسکو بلا مبالغہ اِن کا شاہکار کہا جا سکتا ہے۔ قریباً اسی صفحات پر حروف تہجی کو مختلف اسباق میں اس حسنِ ترتیب کیساتھ پیش کیا گیا ہے کہ بیساختہ سُبحان اللہ زبان سے نکل جاتا ہے ہر صفحے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بالکل اچھوتے انداز میں ایسے فنکارانہ تخیل میں پیش کیا گیا ہے جو آنیوالی نسلوں کے لئے مینارِ نور کا کام دیگا۔ اُستاد شریف نے مبتدی خطاطوں کیلئے اِس سے قبل کئی مجموعے تصنیف کئے ہیں لیکن اِن کی موجودہ کتاب "یدِ بیضا" اِس میدان میں حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب اِس وقت طباعت کے مرحلے سے گذر رہی ہے عنقریب شائقین کے پاس پہنچ جائے گی، ہمیں اُمید ہے کہ اہلِ فن لوگوں کے علاوہ اِس قدیم مشرقی فن کے دوسرے قدردان بھی اس مجموعہ کو حاصل کرینگے اور نہ صرف یہ کہ اس فن کے شاہکار تحریروں سے لطف اندوز ہونگے بلکہ اپنے بچوں میں خطاطی کا ذوق پیدا کرنے کیلئے اس سے امداد لیں گے۔ اُستاد شریف صاحب اپنے فن کے عروج پر پہنچے ہوئے ہیں اگر یہ کسی ترقی یافتہ ملک میں ہوتے تو جگہ بجگہ ان کی باکمال تحریروں کی نمائشیں منعقد ہوتیں۔ اور نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی باشندوں کو ان کی تخلیقات سے متعارف کیا جاتا۔ حکومتِ پاکستان کو ایسے باکمال لوگوں کی بیش از بیش قدردانی کرنی چاہیئے۔

روزنامہ انجام پشاور ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء
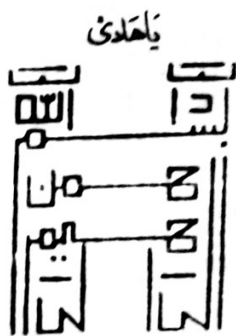
مبنع جود و سخا، معدن فیوض و عطا، جلالت مآب، فیض انتساب حضور پرنور اعلیحضرت

میجر جنرل محمد عبد الحق جہاں زیب "والئ حکومت خداداد سوات

تقریباً پچیس سال سے راقم الحروف کیساتھ نہ صرف دلی خلوص و محبت او عزت

سے پیش آتے رہے بلکہ ہمیشہ کرم گستری اور شانِ خسروانہ سے شاہانہ انعام،

و تحفہ تحایف سے نوازتے رہے، حضور کی علم و فن سے والہانہ محبت اور قدردانی میری

حوصلہ افزائی کرتی رہی ہیں صاحب موصوف کی صحت، عمر درازی، خوشحالی اور استحکام حکومت

کیلئے نہایت خلوص اور دلی جذبات سے دُعا کرتا ہوں۔

شرمندۂ احسانات: ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور

ایک فنکار ایک قلمکار

تیرا فن اور ترا گھر دیکھ کر حساس ادیب
اے مرے مُلک کے فنکار، قلمکار "شریفؔ"
ہو گیا عالمِ تخلیق میں کھو کر مبہوت
تیرا فن عظمتِ انساں کی بلندی کا ثبوت

★

تو مصوّر بھی ہے خطّاط بھی نقّاش بھی ہے
خونِ دل سینچ کے تصویر بنائی تُو نے
داد شاہکار پہ اک دن تجھے دے گی دُنیا
تیری محنت کی سدا قدر کرے گی دُنیا

حسن حسینوں کی تصاویر بنائیں تو نے
پھر بھی تو اُن کی تصاویر بناتا ہی رہا
اُن کے بچپن پہ بڑھاپے کا تسلط ہے آج
جھُرّیاں لیتی رہیں، شوخ جوانی سے خراج

★

ہو گئے سوچتے ہی سوچتے سب بال سفید
تجھ کو حالات نے فرصت ہی نہیں دی اتنی
جذبۂ شوق جواں پھر بھی رہا سینے میں
دیکھے چہرے کو کبھی حال کے آئینے میں

فن تصویر کشی، فنِ کتابت کے سدا
رنگ جو قوسِ قزح کو بھی میسر نہ ہوئے
بحرِ تخلیق میں ڈھونڈا کیا نایاب گہر
بھر دئیے تو نے یدِ بیضا کی جِلا میں آخر

★

دمِ پیری میں بھی بنتا ہی رہا تاج محل
کالے چہروں کی سیاہی کو دیا دھو تو نے
تجھ کو دُنیا میں دلاسے کا سنبھالا ہی ملا
تجھ کو دُنیا کے اندھیروں میں اُجالا ہی ملا

کاغذی نوٹ کہ جو پیٹ کا بھر دیں دوزخ
تو نے ڈھونڈا ہی نہیں کوئی ملے قدر شناس
ان کا لالچ نہ کیا، ان کا تقاضا نہ رہا
تقوےٰ اللہ پہ رکھا، اور شاداں ہی رہا

صحرائی سانبھری

کارنامہ

اُس خطاطِ مطلق نے روزِ ازل سے نمایاں خطاطی کی خدمت میرے حصہ میں لکھی تھی کہ یہ عاجز دن رات محنت کرتے ہوئے اپنے فن کی گہرائیوں میں غرق ہو گیا۔ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔ نہ اپنی جان کی فکر، نہ اہل و عیال کا غم، نہ سود و زیاں کا خوف، نہ انعام و اکرام کی حرص، غرضیکہ کمالِ فن کی تلاش نے دُنیا و مافیہا سے علیحدہ کر دیا۔ میرا یہی ایمان ہے کہ آج یہ کامیابی کا سہرا اللہ جلّ شانہ کے خاص فضل و کرم اور آنحضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت کا معجزہ ہے۔ ورنہ اس بندۂ خدا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی کیا حیثیت تھی۔ والحمد للہ رب العالمین۔

میرے ذہن نے یہی ترغیب دی کہ فنِ خطاطی کی ترقی کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور نہایت جد و جہد سے ہر قیمت پر امراء، فضلاء اور فرمانروایانِ ملک کی خدمت میں اپنے ملک کی علمی صنعت (یعنی فنِ خطاطی) پیش کر کے اس کی رُوحانی خوبیوں اور لطیف ترین احساس سے آگاہ کیا جائے۔ تاکہ وہ اس فن کی سرپرستی فرما کر ملک اور قوم کو عزت و مقام بخشیں۔ چنانچہ میں اُن مقتدر اور قابلِ احترام ہستیوں کا کہ جن کے اسمِ گرامی ذیل میں درج ہیں، دل کی گہرائیوں سے شاکر ہوں۔ کہ انہوں نے میرے فنِ خطاطی کے تحفہ جات نہ صرف اپنے سینے سے ہی لگائے، بلکہ کئی اصحاب نے انعام و اکرام سے بھی نوازا۔

اعلیحضرت نواب حمید اللہ خان والئی بھوپال۔ عالیحضرت دین محمد صاحب گورنر سندھ۔ مسٹر کاب ہوم سکرٹری صوبہ سرحد۔ فضیلت مآب اعلیحضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل و بانئ پاکستان۔ اعلیحضرت رضا شاہ پہلوی شہنشاہِ ایران۔ عزت مآب عالیحضرت نوابزادہ لیاقت علی خان وزیرِ اعظم پاکستان۔ اعلیحضرت میجر جنرل محمد عبدالحق جہانزیب حکمران سوات۔ اعلیحضرت بادشاہ صاحب میاں گل شہزادہ عبدالودود بانئ ریاست سوات۔ عالیحضرت شہزادہ اورنگزیب ولیعہد سوات۔ اعلیحضرت غلام محمد گورنر جنرل پاکستان۔ دفتر ریڈیو پاکستان پشاور۔ عالیحضرت سردار عبدالرشید خان وزیرِ اعظم مغربی پاکستان۔ عالی حضرت خان عبدالقیوم خان وزیرِ اعلیٰ صوبہ سرحد و صدر مسلم لیگ پاکستان۔ عالیحضرت اسمٰعیل ابراہیم چندریگر گورنر صوبہ سرحد۔ عزت مآب اعلیحضرت سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب و صدر مسلم لیگ پاکستان۔ عالیحضرت خواجہ شہاب الدین گورنر صوبہ سرحد۔ اعلیحضرت سکندر مرزا صدرِ پاکستان۔ عالیحضرت سید مسرت حسین زبیری کمشنر پشاور ڈویژن۔ عالیحضرت ڈاکٹر خان صاحب وزیرِ اعظم مغربی پاکستان۔ فضیلت مآب عالیحضرت محترمہ فاطمہ جناح خاتونِ پاکستان۔ اعلیحضرت ڈیوک آف ایڈنبرا برطانیہ۔ اعلیحضرت آغا خان کریم حسینی فرقہ اسمٰعیلیہ۔ عالیحضرت ذوالفقار علی بھٹو وزیرِ صنعت پاکستان۔ عالیحضرت سید دراب علی شاہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ وزیرستان۔ عالیجناب آغا غلام محمد گل پروپرائٹر ایورنیو سٹوڈیو لاہور۔ عالیجناب محمد وصی مینیجنگ ڈائرکٹر نشاط سرحد ٹیکسٹائل ملز پشاور۔ فضیلت مآب اعلیحضرت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدرِ پاکستان کی خدمت میں یومِ انقلاب پر راولپنڈی میں تحفہ پیش کیا گیا اور اُنکے فرزند دلپذیر کی شادی پر پشاور میں تحفہ پیش کیا گیا۔ اور ملکہ عالیہ الزبتھ ثانی برطانیہ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا گیا۔

خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم اور حبیبِ پاک کی نظرِ لطف سے آج مجھے انتہائی خوشی کا دن نصیب ہے کہ فنِ خطاطی پر یہ جامع کتاب "یدِ بیضا" ملک و قوم کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ جس سے نہ صرف مُلکِ پاکستان کا بچہ بچہ خوشنویسی کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہو گا بلکہ "یدِ بیضا" میں جو نئی نئی اختراعیں اور جدتیں پیدا کی گئی ہیں اُن سے خوشنویس حضرات اور آئندہ نسلیں استفادہ حاصل کریں گے۔

طالبِ دعا:- ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

اعجازِ مسیحائی

ہر فن میں کچھ ایسے عظیم فن کار ہوتے ہیں جنہیں نشانِ راہ منزل قرار دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے دور کی عظمت اور مستقبل کی امانت ہوتے ہیں۔ وہ روشنی کا ایک ایسا مینار ہوتے ہیں جس کے نور سے راہ نوردانِ شوق فیض حاصل کرتے ہیں۔ ایسے منفرد اور نادرۂ روزگار فن کار وقت کا حاصل ہوتے ہیں وہ اپنے وقت کی تاریخ میں ایسے نقوش چھوڑ جاتے ہیں جنہیں دوام حاصل ہوتا ہے۔

جناب ایم۔ ایم شریف کا شمار ایسے ہی فنکاروں میں ہوتا ہے۔ وہ صاحبِ کمال خطاط اور بے مثال آرٹسٹ ہیں۔ اس کا ثبوت؟ گلستان میں نسیمِ صبح کے جھونکے جب گل و لالہ کی نکہت سے دل و دماغ کو معطر کرتے ہیں تو اس وقت کسی ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے؟ اسی طرح کسی فنکار کی عظمت، چمنِ عالم میں یوں اپنی خوشبو پھیلا دیتی ہے۔ یہی مقام جناب ایم۔ ایم شریف کو حاصل ہے۔ "یدِ بیضا" کے ان صفحات میں جو فنکارانہ کمالات آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کیا یہ مبداءِ فیض کے فضل و کرم کے بغیر ممکن تھے؟ ایک ایک نقطہ ایک ایک قوس ایک ایک دائرہ اور ایک ایک شوشہ اپنی جگہ اعجازِ مسیحائی نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ سعادتِ عظمیٰ، تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ممکن ہے؟

البتہ یہ ضرور ہے کہ میدانِ خطاطی کے راہ نورد اس چشمۂ جاری و ساری سے اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے! اپنے وقت کے اس ممتاز فنکار کا یہی مقصد ہے ورنہ کون ہے جو کسی فنکار کے خون کی ایک بوند کی قیمت ادا کر سکے؟

شریف فاروق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف "یدِ بیضا"

"تحریر" کے سرورق کا نقشِ جمیل دیکھ کر ایک لمحہ کیلئے آپ ٹھٹک ضرور گئے ہونگے یہ اُس بلند ہستی کا نامِ نامی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ بھی جن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسے دیکھ کر بے اختیار چُوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ ایک پُرخوف احترام سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے محسُوس ہوتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے نُور سے پیدا کیا، اور خاتم الانبیاء بنا کر دنیا میں بھیجا۔ بھلا اُس مقدس ہستی کی نُورانی تجلیات کا کیا ٹھکانا جس کسی پر اِس شعاعِ ازلی کی ہلکی سی جھلک بھی پڑ گئی اُسے کندن بنا گئی۔ ایک عاصی کے قلم میں اتنی طاقت کہاں کہ اُس نورِ مجسم کی توصیف کر سکے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض رحلت کے بعد بھی مختلف طریقوں سے اپنے غلاموں تک پہنچتا رہا۔ اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ وہ ایسا خوش نصیب ہزاروں میں ایک ہی ہوتا ہے جسے یہ سعادتِ کبریٰ نصیب ہو سکے۔ ذرا اُس شخص کے علوئے بخت کا اندازہ تو کیجئے، حضورِ پُرنور بنفسِ نفیس جس کے خواب میں تشریف لاتے ہیں۔ ایک دُنیا کو اُن کی تشریف آوری کی خبر ہو گئی ہے مخلوقِ خدا دیدار کے لئے ہر طرف سے بے تحاشا دوڑی چلی آرہی ہے۔ ادھر حضُور کا ادنیٰ غلام دُودھ کی بھری بالٹی میں چینی اور برف ڈال کر اسے ہلا رہا ہے۔ آنکھ کھُلنے پر وہ اپنے آپ کو ایک نُورانی احساس میں محصُور پاتا ہے۔ کئی روز کے غور و خوض کے بعد آخر اس خواب کی تعبیر اسلامی آرٹ اور فنِ خطاطی کے ایک حسین و دلکش شاہکار "یدِ بیضا" کی صورت اختیار کرتی ہے۔

گذشتہ روز صبح دس بجے ایک صحافی دوست کے ہمراہ میں جب شہر کے ایک مشہور آرٹسٹ کے مکان پر اُن کے کام کے کمرے میں داخل ہُوا تو اچانک مجھے یوں محسوس ہُوا کہ کسی انتہائی انوکھے قسم کے علمی و فنی عجائب گھر میں آگیا ہُوں۔ ایک اونچی میز پر گول گیا قسم کی بہت بڑی بوتل، اس کے ساتھ مشین نما قسم کا بجلی کا کیمرہ، ہر طرف کتابوں اور کاغذات کے ڈھیر، بلاک سازی کا سامان، خوش نویسی کے نمونے، نشست گاہ پر ہر طرف گھُومنے اور ہر زاویہ پر ٹھیک بیٹھنے والا اُوپر سے ڈھکا ہُوا بجلی کا بلب، ایک مربع نما چوڑے ریک پر بڑی بڑی فائلوں کے بستے۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ اُستاد صاحب وارد ہُوئے آپ ہی فنِ خطاطی کے ماہر یکتا جناب ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ" میرے دوست نے اِن سے تعارف کراتے ہُوئے کہا۔ اِن سے مل کر راقم کو اجنبیت کا ذرا بھی احساس نہ ہُوا سفید بُراق داڑھی، نکھرا ہُوا رنگ، لمبا قد، انتہائی خلیق، ملنسار، اور تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد جب اُنہوں نے ایک ایک کر کے اپنی زیرِ ترتیب کتاب "یدِ بیضا" کے اوراق میرے سامنے رکھنے شروع کئے تو اُس وقت مجھے صحیح اندازہ ہُوا کہ اس بکھرے ہُوئے غیر مرتب سے ماحول میں بیٹھ کر شریف صاحب فن کے کیسے کیسے نادر نمونے زیبِ قرطاس تخلیق کرتے رہتے ہیں۔ "تحریر" کے سرورق کا نقشِ جمیل "یدِ بیضا" ہی کا ایک ورق ہے جسے جناب ایم۔ ایم شریف نے کمال فراخ دلی سے "تحریر" کے پہلے شمارے کیلئے عنایت فرمایا۔

"یدِ بیضا" اسی ورق پر یک رُخہ چھاپنے کا ارادہ ہے۔ شریف صاحب عکسی بلاکوں میں ہر صفحہ تیار کر رہے ہیں۔ کتاب کے ہر صفحہ پر خوشنویسی کے نمونے دکھائے گئے لیکن سب سے زیادہ موثر اور انوکھی چیز یہ ہے کہ ہر صفحہ پر بالکل نئے اور مختلف انداز میں بسم اللہ شریف لکھی گئی ہے۔ چونکہ شریف صاحب خطاطی کیساتھ آرٹ میں بھی خاص حیثیت رکھتے ہیں اِس کمال کی وجہ سے انہوں نے مختلف عمدہ اور حسین اشیاء کے خاکوں کی صورت میں بسم اللہ شریف کے حرُوف رقم کئے ہیں۔ اور کمال ہے کہ ایک حرف یا کہیں ایک شوشہ تک زائد نہیں۔ دونوں فنون کے اصول و قواعد کا سختی سے خیال رکھا گیا ہے۔ آرٹ اور خوشنویسی دونوں کے امتزاج سے آپ نے آرٹ کے جو نادر نمونے تخلیق کئے ہیں وہ اِس فن کی تاریخ میں اہم باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یوں تو بسم اللہ شریف مختلف اشیاء مثلاً چابی، ترازو، آنکھ، پھُول، چراغ، مشعل، کتاب، دستار وغیرہ کی صورت میں لکھی ہے، لیکن اس وقت انسان خاص کر ادب و احترام سے جھکنے پر مجبُور ہو جاتا ہے جب کتاب کے وہ اوراق سامنے آتے ہیں جہاں اُنہوں نے روضۂ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتیں، "اللہ" اور "محمد" کے الفاظ بابرکت کی شکل میں بسم اللہ شریف کے حرُوف کو کمال خوبی سے ترتیب دیا ہے۔

جناب اُستاد شریف صاحب کسی صلے کی طمع ہرگز نہیں رکھتے۔ فن کی خدمت ہمیشہ اُن کے پیشِ نظر رہتی ہے۔ اِنکا یہی خلوص ہے جو اُن کے فن میں اُجاگر ہو کر انہیں ایک حقیقی فنکار کا اونچا مقام بخشتا ہے۔ شریف صاحب کا خیال ہے کہ یہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا صدقہ ہے کہ وُہ اتنا مشکل کام بسہولت مکمل کر سکے۔ شریف صاحب کے اِس نظریئے سے اختلاف ممکن نہیں۔

(عدیم)

اگر خطاطی اور خوش نویسی کے ساتھ خوش مزاجی، عالی ظرفی، اور فنکارانہ خلوص کی چاشنیاں شامل کر کے اسے خطاطی کی مکمل اور جامع تعریف قرار دیدیا جائے اور پھر اسے معیارِ خطاطی مقرر کر دیا جائے تو میرے نزدیک میرے محترم دوست ایم۔ ایم شریف صاحب غالباً پہلے خوش نصیب ہوں گے جو اس معیار پر صحیح معنوں میں پورے اتریں گے۔

شریف صاحب نے نہ معلوم کب اس فن کو کسبِ معاش کے طور پر اختیار کیا اور نہ معلوم اُس وقت اُن کا یہ نظریہ تھا بھی یا نہیں کہ وہ ایک دن اپنے خلوص و محنت کی وجہ سے اِس فن کے معراجِ کمال پر جلوہ گر ہوں گے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ شریف صاحب کے ساتھ وقت اور زمانے نے اپنی روایات کے خلاف پوری طرح سازگاری و مساعدت کی اور اُن کی تمام خلاقانہ صلاحیتیں اور اہلیتیں رفتہ رفتہ اُجاگر ہوتی چلی گئیں اور آخر کار آج وہ دن ہے کہ نہ صرف شریف صاحب بلکہ شریف صاحب کے متعلقین و متوسلین بھی بجا طور پر فخر و مباہات سے گردن فراز ہیں کہ اُن کے رفیق محترم نے نہ صرف اپنے فن کو کمال فن تک پہنچایا ہے بلکہ خود ہمہ فن ہو کر رہ گئے ہیں اور یہی وہ کمالِ فن کا نقطۂ عروج ہے جس نے شریف صاحب کو اُلٹے سیدھے چہرے تخلیق کرنے اور عُریاں تصوّرات کو جنم دینے کی بجائے حروفِ ابجد کی فنکارانہ تشکیل پر آمادہ کیا۔

شریف صاحب نے حرُوفِ ابجد کے ساتھ ساتھ بسم اللہ شریف جن جن فنکارانہ اندازوں اور قدوں کے ساتھ زیبِ قرطاس کیا ہے۔ تعریف و توصیف سے بالاتر ہیں۔

میرے نزدیک شریف صاحب کی یہ عظیم خدمت انہیں زندۂ جاوید بنانے کے لئے کافی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مبتدیانِ فنِ خطاطی کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ شریف صاحب کے خلوص و محنت سے مستفید ہو کر ان کے حق میں دُعائے خیر و برکت کریں۔

سیّد
مظہر گیلانی

خدا آنکہ لوح و قلم نقش بست ○ نبیؐ آنکہ بر عرشِ کرسی نشست

تمام تعریفیں اُس خالقِ اکبر مالکِ حقیقی صناعِ ازل کاتبِ لوح و قلم کی ہی ہیں کہ جس نے ایک حرفِ کُن سے تمام کائناتِ عالم کو تسطیر فرمایا۔ اور پھر اُس نبی اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کہ جن کے نقطۂ وجود سے دائرۂ ہستی تحریر میں آیا۔ جاہلیت عرب کے زمانہ قدیم سے بایجاد حضرت ادریس علیہ السلام خطِ معلقی چلا آتا تھا۔ اُس کے بعد خطِ کوفی میں کچھ رد و بدل کرکے چھ عدد خط اختراع کئے ثلث۔ ریحان۔ توقیع۔ محقق۔ نسخ۔ رقاع۔ اور ہر ایک خط کیواسطے علیحدہ علیحدہ ایک صورت قرار دی بعد میں اہلِ قلم حضرات نے توقیع اور رقاع سے کچھ تراش خراش کرکے ساتواں خط تعلیق ایجاد کیا۔ اس کے بعد شہنشاہِ مغلیہ جو فنِ خطاطی کے ماہر اور قدر شناس تھے اس فن کی حوصلہ افزائی کی اور اس فن کی مزید ترقی سے فن کاروں کی ہمت بڑھی اور انہوں نے نسخ کی نگارش اور تعلیق کی آمیزش سے آٹھواں خط نستعلیق رائج کیا جو آج تک جاری و ساری ہے۔ مغلیہ حکومت کے زوال اور اجنبی حکومت کے اقتدار میں اس فن کی کوئی قدر نہ رہی۔ اس لئے یہ عظیم الشان علمی فن گوشۂ گمنامی میں پڑا رہا۔ اور اس فن کے تمام ترقی کے راستے محدود و مسدود ہو گئے۔

قیامِ پاکستان کے بعد میرے اُستاد صاحب ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ موصوف نے اپنے فن کا ایک عکس قائدِ اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کو گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں پیش کیا تو قائدِ اعظم نے بیساختہ اس فن کی تعریف کی اور اس کی حفاظت اور سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ نہ صرف قائدِ اعظمؒ بلکہ نواب لیاقت علی خان (مرحوم) وزیرِ اعظم پاکستان اور سردار عبدالرب نشتر (مرحوم) گورنر پنجاب نے بھی اُستاد صاحب کو یقین دلایا کہ اس فنِ خطاطی کو پاکستان میں ضرور ترقی دی جائیگی۔

ایک زندہ اور آزاد قوم کے ایک فرد کی حیثیت سے اُستاد صاحب موصوف نے محسوس کیا کہ ملک اور قوم کو اس فن سے فیضیاب کرنے کی جو ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اُنکو ادا کیا جائے۔ میرے نزدیک کیا عجب ہے کہ یہی ذریعہ قیامت کے روز اُستاد صاحب کی نجات کا باعث ہو جو کہ انہوں نے ملک اور قوم پر ایک عظیم الشان احسان فرماکر یہ تصنیف "ید بیضا" پیش کی۔ اس کتاب کو شروع سے آخر تک دورانِ تصنیف میں دیکھنے کا شرف کئی مرتبہ خاکسار کو حاصل ہوا۔ جی میں آیا کہ اُستاد صاحب موصوف کے ہاتھ چوم لوں۔ اُستاد صاحب نہ صرف فنِ خطاطی کے ماہر ہیں بلکہ وہ بیک وقت۔ لوہار۔ نجار۔ فوٹوگرافر۔ ڈیزائنر۔ آرٹسٹ۔ بلاک میکر۔ غرض کئی فنون کے اُستاد اور ماہر ہیں۔ یہ وصف کسی دوسرے فن کار میں آج تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ اگر اُستاد ایم۔ ایم شریف صاحب کو خطاطِ اعظم کے اعزاز سے نوازا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ میری دلی دُعا ہے کہ؂

یارب بقائے عمرِ تو باشد ہزار سال ○ لیکن باین حساب بصد حشمت و جمال

سالے ہزار ماہ و ماہے ہزار یوم ○ یومے ہزار ساعت و ساعت ہزار سال

منجانب خاکسار فضل محمد افضل آرٹسٹ پشاور شہر

نئی ابجد

۱۱۱ یقغ	۲۲۲ بکر	۳۳۳ جلش	۴۴۴ دمت	۵۵۵ ہنث	۶۶۶ وسخ	۷۷۷ زعذ	۸۸۸ حفض	۹۹۹ طصظ
۱ ا	۲ ب	۳ ج	۴ د	۵ ہ	۶ و	۷ ز	۸ ح	۹ ط
۱۰ ی	۲۰ ک	۳۰ ل	۴۰ م	۵۰ ن	۶۰ س	۷۰ ع	۸۰ ف	۹۰ ص
۱۰۰ ق	۲۰۰ ر	۳۰۰ ش	۴۰۰ ت	۵۰۰ ث	۶۰۰ خ	۷۰۰ ذ	۸۰۰ ض	۹۰۰ ظ

۱۰۰۰ غ

ہر لفظ کا پہلا حرف اکائی شمار ہوگا۔ اور دوسرا حرف دہائی کا کام دے گا۔ تیسرا حرف سینکڑہ ہوگا۔ اور "غ" ایک ہزار

کتبہ:- ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ پشاور

حقائق

بعد تحمیدِ خداوند و درودِ مصطفےٰ
اے "یدِ بیضا" کے صاحب مرحبا صد مرحبا

از نبیرۂ رسول مستانہ ابوالوفا مشتاق مولائی لیث شاعر ...

بحرِ ناپید اکنارِ فیض سے لعل و گہر ۔ جڑ دیئے ہیں تو نے لا کر صفحۂ قرطاس پر
یہ جگر پارے جو تیرے زینتِ قرطاس ہیں ۔ رہتی دنیا کے مسیحا خضر اور الیاس ہیں
گنج و دولت علم و فن کا یہ چھلکتا جام ہے ۔ جس کا خطاطی و خوشخطی جہاں میں نام ہے
بادشاہوں نے جسے پیشہ بنایا دہر میں ۔ جس کا چرچا عام ہے دنیا کے ہر اک شہر میں
جامِ اطہر کوثری ہے ساقی و پیمانہ ہے ۔ شاعروں کی جان رندوں کیلئے میخانہ ہے
باعثِ زینت ہے تیرا فن ادیبوں کے لئے ۔ ایسی دولت اللہ اللہ خوش نصیبوں کے لئے
سیکھتے ہیں اسکو اہلِ ذوق عزت کے لئے ۔ اور سکھلاتے ہیں اپنے فن کی عظمت کیلئے
ہاں جگر کا خون پانی کر دیا تو نے "شریف" ۔ جھوم اٹھتے ہیں ترا سب دیکھ کر فنِ لطیف
حاش خطاطی کی لکھاتا ہے قسم جب ذوالجلال ۔ کچھ تو ہو گا اس میں آخر صاحبِ فن کمال
خوشنویسی تھی منقش آئینہ تنویر تھا ۔ شاہِ ایراں نام اپنا دیکھ کر تصویر تھا
تحفہ طیارہ پہ رکھ کر لے گئے ایران کو ۔ نذرِ تحسیں دے گئے خطاطِ پاکستان
قائدِ اعظم نے دیکھا جب تری تحریر کو ۔ فرطِ الفت سے بڑھے تیری طرف توقیر کو
اور فرمایا کہ عزت فن کو بخشی جائے گی ۔ خوش نویسی اور خطاطی حفاظت پائیگی
یہ حبیبِ پاک کی سب مہربانی ہے "شریف" ۔ زندۂ جاوید ہو گا یہ ترا فنِ لطیف
کس قدر ہیں خوبصورت نون شین و عین و جیم ۔ زلف کی صورت نمایاں ہو رہے ہیں لام و میم
نوک و پلک و پیچ و خم اور دائرے ہیں چاند سے ۔ جن کے آگے لعلِ ہفت اقلیم بھی ہیں ماند سے
یہ دعا ہے بارگاہِ ذوالمنن میں اے ندیم ۔ رہتی دنیا تک اٹھائیں فیض سب طبعِ سلیم
نور کی کرنوں کا ہے مہرِ درخشاں سر بسر ۔ یہ "یدِ بیضا". کہاں ہمت تری خاکی بشر
ساری دنیا اب تو اپنانے لگی ہے آپ کو ۔ تیری خطاطی سے نسبت کیا شرابِ ناب کو
تو نے بسم اللہ کی کھینچی نئی تصویر ہے ۔ عالمِ بالا سے اتری یہ نئی تحریر ہے
شمع ہے اور آنکھ ہے نقشہ کہیں میزان ہے ۔ اور جھنڈا اڑ رہا ہے جیسے اس میں جان ہے
پھول ہے کشتی ہے اور بھی تاج ہے دستار ہے ۔ اور روضہ مصطفےٰ کا جس سے بیڑا پار ہے

آفریں صد آفریں خطاطِ اعظم آفریں ☆ حشر تک زندہ رہے گا تیرا فن یہ بالیقیں

خوشنویس یونین صوبہ سرحد پشاور

دائیں سے بائیں کرسی نشین: راحت اللہ عبدالقدوس پیر عبدالحمید تاج الدین زریں رقم ایم۔ ایم شریف آرٹسٹ محمد الدین شیخ ظہور احمد

دوسری قطار: سمیع الحق محمد احسان طالب شبیر احمد محمد شفیع صابر محمد یوسف نور حسین قاضی محمد صادق محمد شریف منظور الحق فضل محمود

تیسری قطار: مختیار احمد عنایت اللہ غلام عباس ایم۔ ایم بشیر آرٹسٹ ایم غلام حیدر ایم فضل کریم محمد رمضان حاجی محمد اکبر عبدالجلیل آفتاب احمد ابن ایم ایم شریف آرٹسٹ

1. تاج الدین زرین رقم لاهور
2. حافظ محمد یوسف سدیدی
3. ایم ایم شریف آرٹسٹ پشاور
2
1
3

ا ب ج د س ش ص
خوشنویسی
اشرف ایم آرٹسٹ پشاور